یوم دوشنبہ

جلد ۳۵ | ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۶ ھش | ۳ ربیع الاول ۱۳۶۶ ھ | ۲۷ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل چھ بجے شام کے قریب مع خدام و اہلبیت واپس تشریف لے آئے آج ۴½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی کلائی میں درد ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کل بعد نماز عشاء کالج ہال میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرّ نے میجک لینٹرن کی تصاویر دکھا کر تقریر کی۔ جو نہائت دلچسپ تھی۔

تحریک جدید ——— اسلام کی آئندہ فتوحات کی بنیاد

احباب کو چندہ تحریک جدید کے لئے فوراً اپنا وعدہ لکھوانا چاہیئے

تحریک جدید کی عظیم الشان برکات

آج سے بارہ سال قبل جب حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ یہ مبارک تحریک آئندہ جا کر اسلام اور احمدیت کی ترقی و اشاعت کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد بننے والی ہے بظاہر یہ تحریک چند معمولی اور سادہ سے مطالبات پر مشتمل تھی۔ جو احرار اور گورنمنٹ کے بعض کارندوں کی شرارت کی وجہ سے ہنگامی طور پر پیش کئے گئے تھے۔ لیکن آج اس تحریک کے عظیم الشان اور ہمہ گیر اثرات اور نتائج دوست اور دشمن سب کو محو حیرت کر رہے ہیں۔ جماعت ترقی کر کے کہیں کی کہیں جا پہنچی ہے۔ مالی حالت بفضلہ کئی گنا زیادہ مستحکم ہو گئی ہے۔ اس کے ہر طبقہ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ رہی ہے۔ سینکڑوں افراد دنیوی مال و متاع اور عیش و آرام کو چھوڑ کر اسلام کی فتح اور سربلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ اسلام کے مبلغین جن کے قلوب نور ایمان سے منور اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی امیدوں سے سرشار ہیں۔ گروہ در گروہ دنیا کے کونے کونے میں روانہ ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ تحریک جدید کے ہی مبارک ثمرات ہیں۔ اور ابھی تو ابتدار ہے۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا۔ اس تحریک کے ثمرات وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائینگے حتیٰ کہ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

تحریک جدید کی عظیم الشان برکات اور اثرات کا مشاہدہ کر کے بھی ہم میں سے جو شخص باوجود توفیق کے اس تحریک میں حصہ لینے میں کوتاہی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے ہاتھ سے اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کوئی بہت بڑی ایمانی کمزوری ہی اس تحریک سے محرومی کا موجب ہوسکتی ہے۔ ورنہ خدا کے موعود خلیفہ کی تحریک ہو اس کے عظیم الشان نتائج و برکات سامنے ہوں تو ایک سچا مومن بھلا کس طرح بغیر اس میں حصہ لئے چین سے بیٹھ سکتا ہے۔

چندہ تحریک جدید

جہاں تک اس تحریک کے مالی پہلو کا تعلق ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے اس کے دفتر اول کا تیرھواں اور دفتر دوم کا تیسرا سال ہے۔ اس سال اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے اب صرف چند ایام باقی رہ گئے ہیں۔ کیونکہ ۱۰ فروری کے بعد اس سلسلے میں کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا۔ ایک گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس امر پر افسوس کا اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ اس وقت تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ اور ابھی بہت سے افراد اور جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے وعدوں کی اطلاع ارسال نہیں کی۔ اس لئے جماعتوں اور احباب کو جلدی کرنا چاہیئے۔ اور فوراً اپنے وعدوں کی اطلاع ارسال کرنی چاہیئے۔ تاکہ اسلام اور احمدیت کی ترقی و اشاعت کے لئے اس تحریک کے ذریعہ سے جو عظیم الشان کام شروع ہو چکے ہیں ان میں کسی قسم کی روک واقع نہ ہو۔ اسلام کی ترقی و اشاعت میں حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم تحریک جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ اسلام نہائت نازک دور میں سے گزر رہا ہے آج اسلام کی ترقی و اشاعت کا کام اللہ تعالےٰ نے ہمارے ساتھ ہی مخصوص کر دیا ہے۔ ہمارے سوا اور کوئی اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ کتنے دکھ اور افسوس کا مقام ہوگا۔ اگر ہم بھی اس مقدس فریضہ کو ادا کرنے میں کوتاہی کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے لئے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثار باقیہ ہو . . . . تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دین اسلام کے مٹانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ کیا تم پر حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔ اسلام انسان کی طرف سے نہیں۔ کہ تا انسانی کوششوں سے برباد ہو سکے۔ مگر افسوس ان پر ہے کہ جو اس کی بیخ کنی کے لئے دوڑ رہے ہیں اور پھر دوسرا افسوس ان پر ہے۔ کہ جو اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے نفس کی عیاشیوں کے لئے تو ان کے پاس سب کچھ ہے۔ مگر اسلام کے حصہ کا ان کے پاس کچھ نہیں . . . مسلمانوں کا فرض تھا کہ اس کی محبوبانہ شکل دکھلانے کے لئے جان توڑ کر

دیہاتی تبلیغ کے لئے جماعتیں واقفین بھیجیں

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعتیں اکثر شکایات کرتی رہتی ہیں۔ کہ ان کو مبلغ نہیں دیئے جاتے۔ ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے آدمی مرکز میں بھجوائیں۔ جو اس کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ ان کو ٹریننگ دے کر دیہاتی تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

مولوی ثناء اللہ صاحب اور سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا مطالبہ حلف

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث اشاعت ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء میں اپنے متعلق اور مولوی محمد علی صاحب کے متعلق سیٹھ عبداللہ الہ دین کے مطالبہ حلف کا ذکر کرتے ہوئے صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں:۔

"ہم دونوں (مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور مولوی ثناء اللہ صاحب راقم) کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ مرزا صاحب رسول نہیں تھے۔ اب آئیے قرآن مجید کی تعلیم دیکھیے یہودیوں۔ عیسائیوں اور عرب کے مشرکوں وغیرہ ہم کو یکجا کر کے قرآن مجید کہتا ہے۔

یقول الذین کفروا لست مرسلا کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے۔ یہ قول کل کفار کا مشترک ہے۔ ناظرین غور کریں۔ یہ آیت کیسے صاف الفاظ میں بتا رہی ہے۔ کہ میرے اور مولوی محمد علی صاحب کے حلف کا مضمون صرف اتنا ہی ہونا چاہیئے۔ ماکان مرزا رسولا لا نبی"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم سے جو مثال دی ہے۔ وہ تو صرف اس امر واقعہ کا اظہار ہے۔ کہ جملہ کفار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہا کرتے تھے۔ کہ لست مرسلا۔ یعنی تو نبی نہیں ہے۔ اس میں حلف کا کہاں ذکر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ کفار کو ان الفاظ میں حلف اٹھانے کی دعوت دی تھی۔ حلف کے متعلق قرآن کریم سے اس نظیر کا لانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اس لئے حلف کے بارہ میں جو آپ نے فرمایا ہے کہ

"بس سکندر آباد کا سیٹھ عبداللہ الہ دین سن لے۔ کہ میں اس قسم کا حلف قادیان میں اٹھا چکا ہوں۔ اور اشتہار میں شائع کر چکا ہوں۔ اور اب بھی ایسا حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔......اور مولوی محمد علی صاحب کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اِدھر اُدھر کی لایعنی باتیں چھوڑ کر صرف یہی مضمون رکھیں۔ ماکان مرزا رسولا ولا نبیا"

یہ بات تو جب قابل اعتنا ہوتی۔ جب آپ اس آیت کریمہ سے یہ ثابت کرتے کہ جملہ کفار نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطالبہ پر اس قسم کا حلف اٹھایا تھا۔ یا کم از کم اس قسم کے حلف کا ان سے مطالبہ ہوا تھا۔ اور وہ گریز کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ سے صرف کفار کا مشترکہ عقیدہ مطابق الکفر ملۃ واحدۃ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول یا نبی نہیں ظاہر ہوتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔

البتہ مولوی صاحب اگر قرآن کریم سے کوئی ایسی آیت پیش فرماتے جس سے یہ معلوم ہوتا۔ کہ جس قسم کا حلف آپ اٹھانا چاہتے ہیں۔ یا اٹھا چکے ہیں۔ اور جس پر اڑے رہنے کی تلقین آپ مولوی محمد علی صاحب کو بھی فرماتے ہیں۔ تو کوئی بات بھی تھی۔ مگر مولوی صاحب نے یہ آیت پیش کر کے ہمارے علم میں اس امر کے متعلق کہ کونسی حلف ازروئے قرآن و حدیث صحیح ہے۔ کوئی اضافہ نہیں فرمایا۔ مولوی صاحب کی پیش کردہ آیت سے اگر کوئی بات ظاہر ہوتی ہے۔ تو اسی قدر ہوتی ہے۔ کہ جملہ کفار کا اس امر میں باہمی اشتراک تھا۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ "تو رسول نہیں"۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور آپ کو اگرچہ بعض دیگر عقائد میں اشتراک نہیں۔ مگر اس بات میں اشتراک ہے کہ ہم دونوں مسیح موعود علیہ السلام کو رسول تسلیم نہیں کرتے۔ اس اشتراک کے متعلق تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر ہم نہیں سمجھے۔ کہ اگر دونوں حضرات کا اشتراک قرآن کریم سے اسی قسم کا اشتراک ثابت ہوتا ہے۔ جس قسم کا اشتراک جملہ کفار کو باہم حاصل تھا۔ تو اس سے جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے مطالبہ حلف پر کیا اور کس طرح روشنی پڑتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ آپ کا طریق حلف تو درست ہے۔ مگر سیٹھ صاحب کا نہیں۔ البتہ مولوی صاحب کی تحریر سے بھی اتنی بات ضرور واضح ہوتی ہے کہ مولوی صاحب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے مطالبہ حلف کے الفاظ کے مطابق حلف اٹھانے پر تیار نہیں۔ اور صرف اپنے الفاظ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اپنے الفاظ کی تائید میں قرآن کریم کی ایسی آیت پیش کرتے ہیں۔ جس کو حلف سے ذرا بھی تعلق نہیں۔

اس سے صرف یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی مولوی محمد علی صاحب کی طرح سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے مطالبہ حلف کے الفاظ میں حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ اور محض دنیا کو دکھانے کے لئے کبھی کبھی اس معاملہ پر قلم فرسائی کر چھوڑتے ہیں۔ تا کہ دنیا کو یہ معلوم ہو۔ کہ آپ نہ صرف پہلے قسم کھا چکے ہیں۔ بلکہ اب ایک بار اور بھی تیار ہیں۔ اس لئے ہم وہی شعر دہراتے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے اپنی تحریر کے اخیر میں لکھا ہے ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

تنویر

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ **۱۰ فروری** قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

تقرر امیر پراونشل انجمن احمدیہ کشمیر

کشمیر کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عارضی طور پر میر غلام محمد صاحب آف یاڑی پورہ کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ مستقل فیصلہ کے لئے مجلس انتخاب جلد تر نیا انتخاب کر کے مرکز میں رپورٹ کرے۔ نوٹ:۔ یہ نیا انتخاب ستمبر ۱۹۵۰ء تک کے لئے ہوگا۔ اس لئے ممبران مجلس انتخاب کو چاہیئے۔ کہ پورے غور و خوض کے بعد انتخابی کارروائی کو عمل میں لائیں۔ اور کسی شخص کے حق میں پروپیگنڈا کرنے یا کسی قسم کی کوئی اور بے قاعدگی کرنے سے اجتناب کریں۔ (ناظر اعلیٰ)

ضروری اطلاع

جملہ خریداران الفضل و مشتہرین صاحبان سے گذارش ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر کسی قسم کی کوئی رقم دفتر کو بھجواتے وقت کسی ذاتی نام پر نہ بھجوایا کریں۔ بلکہ مینجر صاحب الفضل کو بحیثیت عہدہ ادا فرما کر اسکی باضابطہ رسید حاصل کر لیا کریں۔ نیز چونکہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کو الفضل کی مینجری سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دفتری امور میں ان کی بجائے براہ راست "مینجر الفضل" سے بحیثیت عہدہ معاملات کئے جائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

کشمیر میں تجارتی ایجنسی

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرمی جناب خواجہ محمد یوسف صاحب واقف تجارت کو کشمیر میں ایجنسی قائم کرنے بھجوایا ہے۔ وہاں کی بہت سی چیزیں مشہور ہیں۔ مثلاً جانوروں کی کھالیں۔ جڑی بوٹیاں خوبصورت لکڑی کی ہر قسم کی مصنوعات۔ جنگلی جانوروں کی فر سے تیار شدہ اشیاء۔ اخروٹ کی لکڑی کا ہر قسم کا سامان۔ سوتی اونی دریاں اور غالیچے۔ نمدے۔ گرم کپڑے۔ ہر قسم کا خوبصورت میناکاری کا نئے ڈیزائن کا سامان نیز۔ شالیں۔ خشک میوہ جات۔ خوبصورت ہاتھ میں رکھنے کی چھڑیاں۔ زیورات۔ (جو پتھر سے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر

فلما احس عیسی منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ ۔ قال الحواریون نحن انصار اللہ

تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

(۱)

احباب! میری تقریر کا موضوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر ہے۔ یہ موضوع تاریخی نوعیت کا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشہور پیشگوئی یکسر الصلیب (یعنی مسیح موعود صلیب کو توڑے گا۔) کی صداقت پر جو دلائل و براہین ہمارے زمانہ میں قائم ہوئے ہیں۔ ان میں سے نہایت ہی قوی دلیل اور برہان قاطع کا حکم رکھتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس امر کے ثابت ہونے کے بعد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واقعہ صلیب کے بعد ہمالیہ کے پہاڑوں میں پناہ لی۔ ان کے آسمان پر چلے جانے کی کہانی صرف ایک خیالی داستان رہ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ان کے نزول ثانی کا قصہ بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو بنیادیں صلیبی عقیدہ کو فروغ دینے کے لئے کھڑی کی گئی ہیں۔ وہ خود بخود گر جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ موضوع جو در اصل تاریخی نوعیت کا ہے اور تاریخی واقعات پر مبنی ہے۔ موجودہ زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کے لئے نہایت ہی اہم موضوع ہے۔

یہ بات یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے مسلمات میں سے ہے۔ کہ جس مسیحا کے آنے کا وعدہ بنی اسرائیل سے کیا گیا تھا۔ اس کی بعثت کی غرض و غایت پراگندہ حال بنی اسرائیل کی اصلاح تھی۔ اس غرض و غایت کے متعلق نہ یہودیوں کو اختلاف ہے۔ کیونکہ وہ اب تک بیت المقدس میں دیوار گریہ پر سر رکھ کر اپنی خستہ حالی اور پراگندگی کا رونا روتے اور اپنے سنہری زمانہ ماضی اور خوش بختی کی بحالی کی امید سے اپنے مسیحا کی آمد کے بارہ میں اب تک دعائیں کرتے ہیں۔ چلے آ رہے ہیں۔ نہ عیسائیوں کو اس غرض و غایت کے متعلق کوئی شبہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ان کے عقیدہ کی بنیاد ہی یہی ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ہی وہ مسیحا ہیں۔ جو بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہونے والے تھے۔ اور نہ مسلمانوں کو اس غرض و غایت کے متعلق اختلاف ہے۔ کیونکہ مسیح ناصری کے متعلق قرآن مجید میں رسولا الی بنی اسرائیل کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اس آیت کے یہی معنے ہیں کہ مسیح ناصری بنی اسرائیل کے لئے رسول ہدایت تھے۔ اور یہ کہ ان کی بعثت سے ان کی اصلاح مقصود تھی۔

اس واضح اور مسلمہ امر کے ساتھ یہ امر بھی ان تینوں قوموں کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں اپنے مسیحا ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو اس وقت فلسطین کی سرزمین میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے صرف دو قبیلے تھے۔ باقی دس قبائل لاپتہ تھے۔ ان دس قبیلوں کے متعلق فلسطین کے رہنے والوں کو سوائے اس بات کے کچھ علم نہ تھا۔ کہ کسی زمانہ بعید میں یہاں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے آباد تھے۔ جن میں سے کچھ قبیلے آسوریوں اور بابلیوں کے حملوں سے اور کچھ قبیلے اپنی خانہ جنگیوں کی وجہ سے اکناف عالم میں تتر بتر ہو کر لاپتہ ہو چکے ہوئے ہیں یہی وجہ تھی کہ ان لاپتہ دس قبائل کا نام گمشدہ قبائل یا بنی اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا تھا۔ یہ تاریخی واقعہ ایسا مشہور و معروف ہے۔ کہ ہر متمدن قوم کی تاریخ اسکو تسلیم کرتی ہے۔ اور کسی محقق مورخ کو اس واقعہ کے ماننے سے انکار نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فلسطین میں بنی اسرائیل کے صرف دو قبیلے آباد تھے۔ اور باقی دس قبائل دریائے فرات پر ہجرت کرتے ہوئے دور دراز مشرقی ممالک میں جا بسے تھے۔ اور ان کا تعلق اپنے وطن مالوف سے کٹ چکا تھا۔ نہ مادر وطن کو ان کا پتہ تھا۔ نہ اسکے فرزندوں کو اپنی مادر وطن کی کوئی خبر تھی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ان کا نام گمشدہ قبائل یا کھوئی ہوئی بھیڑیں مشہور ہوا۔ انہی کھوئی ہوئی اقوام کے متعلق حضرت عیسیٰ کا یہ قول اناجیل میں مختلف پیرایوں میں دہرایا گیا ہے۔ کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجے گئے ہیں چنانچہ متی باب ۱۵ آیت ۲۴ میں ان کا یہ قول بایں الفاظ مروی ہے۔ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۲ میں ان کی طرف یہ قول منسوب کیا گیا ہے۔

"اچھا چرواہا میں ہوں جس طرح باپ مجھے جانتا ہے۔ اور میں باپ کو جانتا ہوں اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں۔ اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں۔ اور میں اپنی بھیڑوں کے لئے جان دیتا ہوں۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانہ کی (یعنی یہودیوں میں سے) نہیں۔ مجھے ان کا بھی لانا ضروری ہے۔ اور وہ میری آواز سنیں گی پھر ایک ہی گلہ ہوگا۔ اور ایک ہی چرواہا ہوگا" اسی طرح جب حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو تبلیغ کے لئے باہر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ تو ان سے ان الفاظ میں تاکید کی۔ فرمایا کہ

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانہ کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی" (متی باب ۱۱ آیت ۵)

اور ان سے فرماتے ہیں "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا" (متی باب ۱۰ آیت ۲۳) اور اعمال باب ۱ آیت ۳ سے ۹ تک واقعہ صلیب کے بعد کا ذکر کرتے ہوئے اس کتاب کے راوی نے یوں ذکر کیا ہے۔ کہ "اس نے (یسوع مسیح) نے دکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو ان پر زندہ ظاہر کیا۔ چنانچہ وہ چالیس دن تک انہیں نظر آتا رہا۔ اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا۔ اور ان سے مل کر ان کو حکم دیا۔ کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ۔ . . . . . . تم تھوڑے دنوں تک روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے . . . . جب روح القدس تم میں نازل ہوگا۔ تو تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلم اور یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک گواہ ہو گے"

اعمال کی اس روایت سے بھی صاف پتہ چلتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ گلیل کی سرزمین میں اور بحیرہ طبریہ کے کنارہ پر پوشیدہ طور پر ادھر ادھر چکر کئی دنوں تک لگاتے رہے۔ اور اس اثنا میں اپنے حواریوں اور شاگردوں سے بھی کئی دفعہ ملے۔ اور آپ کے مدنظر ایک نیا تبلیغی پروگرام تھا۔ جس کا مقصود بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش اور ان میں تبلیغ کرنا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں انجیل متی کے الفاظ یہ ہیں۔ "اور گیارہ شاگرد گلیل کے اس پہاڑ پر گئے۔ جو یسوع نے ان کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور اسے دیکھ کر سجدہ کیا۔ مگر بعض نے شک کیا۔ یسوع نے پاس آکر ان سے باتیں کیں۔ اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم سب جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو" (متی باب ۲۸ آیت ۱۹)

سب قوموں سے مراد وہی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جن کے متعلق واقعہ صلیب سے پہلے حضرت عیسیٰ اپنے شاگردوں سے اظہار کرتے رہے ہیں۔ کہ ان کا کام ان کو ڈھونڈنا اور خدا تعالیٰ کی طرف انہیں لانا ہے۔ وہ بھیڑیں ان کی آواز سنیں گی۔ نہ غیر بنی اسرائیل قومیں کیونکہ غیر قوموں کی تبلیغ کا پروگرام ان کی بعثت کا مقصد نہ تھا۔ حضرت مسیح کے شاگرد واقعہ صلیب کے بعد گلیل کو اپنے استاد یسوع مسیح کے اس پیغام پر گئے۔ جو عورتوں کے ذریعہ انکو بھیجا گیا تھا۔ (متی باب ۲۸ آیت ۷) یہ پیغام ان الفاظ میں ہے "جلد جا کر اسکے شاگردوں سے کہو۔ کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے وہاں تم اسے دیکھو گے" گلیل کے اس سفر کے متعلق جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ نے اختیار کیا مرقس کے الفاظ یہ ہیں "پھر وہ پیچھے ان گیارہ (شاگردوں) کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا۔ اور انکی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ملامت کی۔ کیونکہ جنہوں نے اس کے جی اٹھنے کے بعد اسے دیکھا تھا۔ انہوں نے یقین نہ کیا تھا۔

اور اس نے ان سے کہا۔ کہ تم دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے۔ اور بپتسمہ لے۔ وہ نجات لے۔" ان الفاظ سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک نئے تبلیغی پروگرام کا پتہ چلتا ہے۔ جو گلیل کی سرزمین میں طے پایا۔ ساری خلق سے مراد وہی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جیسا کہ ان کے تقسیم عمل سے ابھی واضح ہو جائے گا۔ واقعۂ صلیب کے بعد کے تبلیغی پروگرام کے بارہ میں یوحنا کے یہ الفاظ ہیں۔ اور وہ یہ باتیں کر رہے تھے۔ کہ یسوع آپ ان کے بیچ میں آ کھڑا ہؤا۔ اور ان سے کہا کہ تمہاری سلامتی ہو۔ مگر انہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا۔ کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔ اور کس واسطے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں۔ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو۔ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو۔ کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا۔ اور تعجب کرتے تھے۔ تو اس نے ان سے کہا۔ کہ کیا یہاں تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے۔ انہوں نے اسے بھُنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اس نے لیکر ان کے روبرو کھایا۔ پھر اس نے ان سے کہا کہ یہ میری وہ باتیں ہیں۔ جو میں نے تم سے اس وقت کہی تھی۔ جب تمہارے ساتھ تھا۔ کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توارات اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں۔ پوری ہوں پھر اس نے ان کا ذہن کھولا۔ تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔ اور ان سے کہا یوں لکھا ہے۔ کہ مسیح دکھ اٹھائیگا۔ اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھیگا۔ اور یروشلم سے شروع کرکے ساری قوموں میں توبہ اور معافی کی منادی اس کے نام سے کی جائیگی۔"

لوقا کے اس بیان سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد گلیل کی سرزمین میں شاگردوں کی مدد سے بنی اسرائیل کی ساری قوموں کے درمیان تبلیغ کرنے کا پروگرام تیار ہؤا (یوحنا نے بھی گلیل کے اس سفر کا ذکر ذرا تفصیل سے کیا ہے۔ "آٹھ روز کے بعد جب اس کے شاگرد پھر اندر تھے۔ اور توما ان کے ساتھ تھا۔ اور دروازے بند تھے تو یسوع ان کے بیچ میں آیا۔ اور کہا کہ تمہاری سلامتی ہو۔ اور توما سے کہا کہ اپنی انگلی میرے پاس لا۔ اور میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنی انگلی میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو۔ بلکہ اعتقاد رکھ۔" توما اس پر ایمان لایا۔ یسوع نے اس سے کہا۔ کہ تو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا۔ مبارک وہ ہیں جو مجھے بغیر دیکھے ایمان لائے۔ ان باتوں کے بعد..... یسوع نے پھر اپنے آپ کو تبریاس کی جھیل (بحیرہ طبریہ) کے کنارہ شاگردوں پر ظاہر کیا۔ اور اس طرح ظاہر ہؤا کہ شمعون۔ پطرس اور توما جو توام کہلاتا ہے۔ اور نتن ایل جو قانائے گلیل کا تھا۔ اور زبدی کے بیٹے اور اس کے شاگردوں میں سے دو اور شخص جمع تھے۔ شمعون پطرس نے ان سے کہا کہ میں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں۔ انہوں نے اس سے کہا۔ کہ ہم تیرے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ مگر اس رات کچھ نہ پکڑا۔ اور صبح ہوتے ہی یسوع کنارہ پر آ کھڑا ہؤا۔)

یوحنا نے اس واقعہ کی تفصیل دیتے ہوئے کہ کس طرح مچھلیاں پکڑی گئیں۔ مسیح نے ان [illegible] ساتھ کھانا کھایا۔ اور پھر اس کے بعد شمعون پطرس کو تاکید کی۔ کہ ان کی بھیڑیں چرائے۔ اور ان کی گلہ بانی کرے۔ اور پھر وہاں سے ان سے جدا ہؤا۔ اور اپنے ساتھ ایک شاگرد کو جس سے وہ محبت رکھتے تھے۔ اپنے ساتھ سفر میں لے گئے۔

ان تمام حوالجات سے جس بات کا یقینی طور پر پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ واقعہ صلیب سے پہلے بھی حضرت عیسیٰ ؑ کو اس بات کا احساس تھا۔ کہ یہود اپنے کفر اور انکار میں انتہائی حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ان کی سنگدلی ایک ایسا سنگلاخ پتھر ہے۔ کہ جس پر کسی تبلیغ کا اثر نہیں۔ اور یہ کہ انہیں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں میں اپنی کامیابی کی امید ہے۔ اور پھر واقعہ صلیب کے بعد انہوں نے ان کھوئی ہوئی بھیڑوں میں تبلیغ کرنے کا پروگرام مرتب کیا۔

قرآن مجید کی جن آیات کی میں نے شروع میں تلاوت کی ہے۔ ان میں بارہ اہم واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کا تعلق حضرت عیسیٰ ؑ کی زندگی سے ہے۔ ہر ایک واقعہ جو بیان ہؤا ہے۔ سچائی کی وہ چٹان ہے جسے کوئی شے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ ان آیات میں سے آیت فلما احسّ عیسیٰ منهم الکفر قال من انصاری الی اللّٰہ کا تعلق میرے اس موضوع سے ہے۔ جس کی تفاصیل میں آپ کو دے جانا چاہتا ہوں۔ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نے قطعی طور پر محسوس کر لیا۔ کہ یہودی انکار پر اڑ بیٹھے ہیں۔ اور وہ کسی طرح ان کی بات کو ماننے کے نہیں۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے انتہائی دشمنی کا ثبوت دے دیا۔ تو پھر انہوں نے اپنے حواریوں کو بے قراری میں پکار کر ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف لانے کے لئے میری کون مدد کرتا ہے۔ تو حواریوں نے لبیک کہا۔ یہ آیت واقعہ صلیب کے مابعد کے اسی تبلیغی پروگرام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جو گلیل کی پہاڑیوں میں طے ہؤا۔ اور جسے پورا کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ اور ان کے حواری بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش کے لئے نکلے۔ اب جہاں وہ کھوئی ہوئی بھیڑیں ہوں گی۔ وہیں حضرت مسیح ؑ کے اس سفرِ تبلیغی کی آخری منزلِ مقصود ہو گی۔ (باقی)

تحریک جدید — سادگی اور کفایت شعاری

احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بارہا اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ سادگی اور کفایت شعاری اختیار کریں۔ تاکہ اس ذریعہ سے روپیہ بچ سکے۔ دین کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کا دعویٰ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب تک کہ اس کے لئے مناسب ماحول پیدا نہ کیا جائے۔ اگر ایک شخص اپنی کل آمد خرچ کر لیتا ہے۔ مالی قربانی کرنے کی خواہش خواہ کتنی ہی رکھتا ہو۔ جب تک وہ عملی رنگ میں اپنے اخراجات کم نہ کرے گا۔ مالی قربانی کرنے کا موقعہ نہ پا سکے گا۔ ۱۸۹۹ء میں انجمن ہمدردانِ اسلام کا جلسہ ہؤا۔ جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ جو کہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سیکرٹری مجلس کی مہربانی سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کا اقتباس اس سلسلہ میں احباب کی توجہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"اس کے بعد بہت بانکپن سے بھی بچنا چاہیئے۔ کیونکہ بانکے ہو کر وہ پوشاک وہ وضع قطع ڈھال چال ان کو بڑا کسبت بنا دیتی ہے۔ کام کرنا ان کی شان کو دھبہ لگاتا ہے۔ جب کام نہ کیا۔ پھر لباس و پوشاک۔ خوراک وغیرہ بغیر روپے کے کہاں سے آسکتی ہیں۔ تو ایسے ہی جب گھر سے ان کو روپیہ نہیں ملتا۔ تو ان کو بڑی بڑی بدمعاشیوں اور شرارتوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ اکثر چوری کرتے چوری کرواتے ہیں۔ تو چوری ایک ایسی بری عادت ہے۔ کہ اس کی چاٹ چھوٹنی محال ہوتی ہے۔ تم نے سنا ہوگا۔ کہ اکثر چوروں کی ساری زندگی اسی میں گزر جاتی ہے۔ کہ چوری کی پکڑے گئے۔ قیدی بنے۔ جب میعاد گذر گئی۔ تو پھر وہی چوری کی۔ پھر سے قید خانے کی ہوا کھانے کو چلے گئے۔ غرض اسی طرح پر ان کی ساری عمر قید خانہ میں ہی گذر جاتی ہے۔ مگر وہ عادت کسی سزا وغیرہ سے چھوٹ نہیں سکتی۔ دیکھو تو اسی لئے شریعت نے چور کے ہاتھ تک کاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ بانکے لوگوں کو کنجروں کا پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سوائے اس کے ان کا گزارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اب تم جانتے ہو۔ کہ کنجروں کا دینی یا دنیوی امور ہر دو میں کیا حال ہے۔ دیکھو تو اگرچہ میں آج جمعہ ہے، حکم بھی ہے کہ دھلے ہوئے کپڑے پہنو۔ نیا جبہ پہنو۔ اور مجھے استطاعت بھی اللہ کے فضل سے ہے۔ مگر میں نے دیکھ لو معمولی گورے لٹھے کا پاجامہ پہنا ہؤا ہے۔ غرض تم کو چاہیئے کہ بانکپن لباس سے بچو۔ اور ضرور بچو۔ یاد رکھو کہ ادنیٰ ادنیٰ برائیوں سے اعلیٰ درجہ کی شرارتوں تک انسان پہنچتا ہے۔ بازار کی مٹھائی کا استعمال جہاں تک ہو سکے۔ نہایت ہی کم کرو۔ کیونکہ یہ بھی ایک بری عادت ہے۔ اور اس کا چھوٹنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ یہ بھی روپیہ چاہتی ہے۔ تو پھر روپیہ حاصل کرنے کے سارے برے وسیلے اس میں بھی استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اس سے بھی برے برے خطرناک نتائج کا خوف ہوتا ہے۔ اور بازار کی مٹھائی کھانے کی عادت بچوں کے لئے زہرِ قاتل کا اثر رکھتی ہے۔"

([illegible] قادیان)

نئے ارض و سماء

یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام

پانچ امریکن کا قبول اسلام

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی انچارج امریکہ مشن اپنی تازہ رپورٹ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں "حضور پر نور کی خدمت بابرکت میں پانچ عدد درخواستہائے بیعت ارسال کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک پٹس برگ۔ ایک بالٹی مور۔ ایک کولمبس (اوہائیو) اور دو شکاگو کے رہنے والے ہیں"۔

سید عبد الرحمن صاحب کا اچھا نمونہ

سید عبد الرحمن صاحب ابن سید عزیز الرحمن صاحب مرحوم آغاز جوانی میں امریکہ پہنچ گئے تھے۔ اور اب تک وہیں مقیم ہیں۔ تجارت کا کام کرتے ہیں۔ اور حتی الامکان سلسلہ کی خدمت بھی کرتے رہتے ہیں۔ صوفی صاحب انکے متعلق اپنی تازہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"برادرم سید عبد الرحمن صاحب کلیولینڈ میں خیریت سے ہیں۔ ان کا وجود امریکن مشن کے لئے موجب صد برکات ہے۔ وہ ایثار و قربانی کا ایک قابل تقلید نمونہ ہیں۔ ان کے لئے صوفی صاحب دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالے انہیں دین و دنیا میں اپنے فضل سے نوازے۔

سپین۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

مجاہدین سپین۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ گو اپنے وقت کا اکثر حصہ سپینش۔ فرنچ اور جرمن زبان سیکھنے پر صرف کرتے ہیں لیکن باہم انفرادی تبلیغ کے مواقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ملکی اور غیر ملکی اشخاص کو پیغام حق پہنچاتے رہتے ہیں۔

آپ کی بات درست ہے

مجاہد سوئٹزرلینڈ نے اپنی معلمہ کو "احمدیہ موومنٹ" کتاب مطالعہ کے لئے دی۔ اس نے اسے پڑھ کر کہا کہ یہ صحیح نہیں کہ اسلام نے ڈیموکریسی کو پہلے قائم کیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی ڈیموکریسی بہت پرانی ہے۔ شیخ ناصر احمد صاحب نے جواب دیا کہ عالمگیر اور جملہ نقائص سے پاک۔ ڈیماکریسی سب سے پہلے اسلام نے ہی سکھائی۔ مغربی ممالک کی ڈیموکریسی نقائص سے مبرا نہیں۔ مولوی بشیر احمد صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کی ڈیموکریسی کب سے ہے۔ اس نے جواب دیا چھ سو سال سے۔ اس پر اسے بتایا گیا کہ اسلام نے اسے چودہ سو برس سے پیش کیا ہے۔ کہنے لگی تب آپ کی بات درست ہے۔

تمام مجاہدین کے لئے احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالے انہیں صحیح رنگ میں تبلیغ کرنے کی توفیق بخشے۔ اور سعید روحوں کو حق کی قبولیت کے لئے آسمان سے القاء کرے۔ آمین

لنڈن مشن کو تبلیغی اغراض کیلئے صاحبزادہ میاں عباس احمد خانصاحب کا عطیہ

احباب کو اخبار الفضل سے صاحبزادہ میاں عباس احمد خانصاحب کے لنڈن پہنچنے کا علم ہو چکا ہے۔ امام مسجد لنڈن اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے وہاں پہنچ کر لنڈن مشن کی تبلیغی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بائیسکل خرید کر مشن کو بطور تحفہ دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

صاحبزادہ صاحب کے ولایت پہنچنے کے بعد آپ کے بچے کی وفات کی خبر بھی احباب الفضل میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جس کا سب احمدیوں کو افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ تو اپنے ناناجان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدا کرتے ہوئے "بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر" کہکر اپنے خالق و مالک کی قضا سے راضی ہیں۔

احباب سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں صاحبزادہ موصوف کو یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالے عزیز مرحوم کو ہم سب کے لئے فرط بنائے اور صاحبزادہ موصوف کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اور جس مقصد کے لئے آپ نے سفر یورپ اختیار کیا ہے اس میں انہیں کامیابی بخشے۔

جلال الدین شمس

ہندوستان میں تبلیغی جدوجہد

بھدرک اڑیسہ

سید محمد زکریا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ انگریزی لٹریچر مہیا کر کے برائے تبلیغ بھیجا گیا۔ ایک خاندان اور چار نوجوان زیر تبلیغ ہیں۔ عیسائیوں سے ایک مباحثہ حضرت عیسے علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات پر ہوا جس کا اچھا اثر ہوا۔ اس کے علاوہ جماعتی تربیت اور تعلیم کی طرف توجہ دی گئی۔

فیروز پور شہر

عبد الرحمن خانصاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تین وفد تبلیغ کی غرض سے مضافات میں روانہ کئے گئے۔ ایک دوست کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ ستر افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ سات معین افراد کو پچیس ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ آٹھ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اٹھارہ کتب برائے مطالعہ و تبلیغ غیر از جماعت دوستوں کو دی گئیں دو غیر احمدیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروا دیا گیا۔ غیر احمدیوں کے اعتراضات کے کافی و شافی جوابات دئیے گئے۔

کورو ناگ پلی

مولوی احمد رشید صاحب مبلغ جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک مناظرہ غیر احمدی ملاں کے ساتھ ہوا۔ تین علمی لیکچر دئیے۔ تین افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ اس کے علاوہ قرآن کریم اور حدیث کا درس باقاعدہ جاری رہا۔ اکثر دوست تبلیغی نوٹ لکھتے ہیں۔ جماعت کی مضبوطی کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ شدید مخالفت کی بنا پر یہ جماعت اور خاکسار خاص طور پر دعاؤں کے مستحق ہیں۔

رہتک

مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار لیکچر دئیے گئے۔ ۷۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۲۷۰ میل سفر طے کیا گیا۔ روزانہ تفسیر کبیر کا درس دیتا رہا ہوں۔ جماعت مقامی کی تربیت کا کام کیا گیا۔ تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام کیا گیا۔ ایک دوست جلسہ سالانہ پر احمدی ہوئے تھے ان کے استقلال کے لئے دعا کی سخت ضرورت ہے۔

لاہور

مولوی عبد الغفار صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو تبلیغی لیکچر دئیے گئے۔ ۱۷ کس کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ روزانہ تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ ۶۵ میل کا سفر کیا۔ جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں دوسری نظارتوں کے کام سے بھی تعاون کیا گیا۔ ایک شخص خاص طور پر زیر تبلیغ ہے۔ اس کے لئے دعا کی سخت ضرورت ہے۔

جبل پور شہر

مولوی محمد نصیب صاحب عارف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک صحابی کی معرفت تبلیغ شروع کی گئی۔ اور مقامی جماعت میں لائبریری کا اجراء کیا گیا۔ اور مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سے تبلیغی کتب مہیا کر کے تقسیم کی گئیں اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک فوجی نے بیعت کی۔ الحمد للہ۔ جماعت دعا کی خاص طور پر مستحق ہے

کراچی

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے سندھ کا تبلیغی دورہ کیا۔ چھ اسٹیشنوں پر لیکچر دئیے چار میں انفرادی تبلیغ کی۔ کراچی شہر میں دو لیکچر تھیوسافیکل ہال میں گورو نانک صاحب کے جنم دن پر دئیے گئے۔ اور ایک لیکچر گورو گوبند سنگھ صاحب کے جنم دن پر اس ہال میں دیا۔

سکندر آباد دکن

ماہ دسمبر ۴۶ء میں ۱۶۱ خطوط کے جوابات دئیے گئے۔ ۱/۷/۸۵ روپے کا مفت لٹریچر اور ۸/۱۲/۵ روپے کا قیمتاً بھجوایا گیا۔ ایک بیعت ہوئی۔ ۲۰۰ کے قریب اشتہارات تقسیم کرائے گئے۔ ۵۴ غیر مسلم دوستوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور ۱۳ فتح کو تعلیم و تلقین کا ہفتہ منایا گیا جس میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے نے تقاریر کیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے :- (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۸۲۰ عـ منکہ محمد رفیق ولد چوہدری بالاخان صاحب قوم راجپوت پیشہ چھاپہ گر کیپٹر عمر ۲۰ سال سید المشیخ احمدی ساکن منگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ دوکانداری پر ہے۔ جس میں ہم تین کس یعنی والد صاحب اور برادر کلاں چھپائی کپڑے کا کام کرتے ہیں جس کی آمد غیر معین ہے۔ جس میں سے میں اپنی آمد فی جو قریبًا پچیس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات جس قدر میرے حصہ کی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد رفیق بقلم خود موصی۔ گواہ شد فضل دین سیکرٹری وصایا منگہ۔ گواہ شد عطاء محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منگہ

۹۸۲۱ عـ منکہ سید محمد حسین شاہ ولد سید امام علی شاہ صاحب قوم سید زنجانی پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کالووالی سیداں ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ حال ملازم آرڈیننس فیکٹری امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اندازاً آٹھ چار بگھہ زمین ہے۔ جس میں ہم چار بھائی حصہ دار ہیں اس میں سے میں اپنے حصہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/-/۱۵۵ روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ العبد: سید محمد حسین شاہ سپروائزر آرڈیننس فیکٹری امرتسر۔ گواہ شد۔ ملک محمد مستقیم ٹیکس انسپکٹر گواہ شد: ڈاکٹر ایم اے عامر سیکرٹری امور عامہ :-

اعلان نکاح :- میمونہ بیگم بنت سراج الدین صاحب کلرک ساکن سامانہ کا نکاح ہمراہ مرزا مشتاق احمد ولد مرزا عبد اللہ بیگ کلرک ساکن بالیر کوٹلہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے ۲۰-۱-۴۷ مسجد مبارک میں پڑھا۔ اور محمد عبد اللہ واقف زندگی جالندھری کا نکاح ہمراہ نذیر بیگم بنت عبد الغنی صاحب بعوض -/۵۰۰ روپیہ حق مہر حافظ سخاوت علی صاحب نے شاہجہانپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا مبارک کرے :- ۲۵ ۱/۴۷ سردار علی شاہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی قادیان

تحریر فرماتے ہیں :-

ہر چند بے طلب سرٹیفکیٹ دینا میری عادت میں داخل نہیں۔ کیونکہ جن سرٹیفکیٹوں کا مجھ پر مطالبہ رہتا ہے وہی کافی سے زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر سرمہ مبارک کے متعلق اس قدر سرٹیفکیٹ چھپے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ خاموشی کتمان شہادت کا جرم نہ بن جائے۔ اس لئے لکھتا ہوں کہ میں نے عزیزم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر کی سفارش پر سرمہ مبارک کا استعمال شروع کیا جس سے میری نظر کو کافی فائدہ پہنچا۔ میں اسے دو سال سے زائد عرصہ سے استعمال کرتا ہوں۔ پہلے میں بغیر عینک کے بالکل نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اب بھی گو عینک استعمال کرتا ہوں۔ مگر معمولی تحریرات بوقت ضرورت بغیر عینک کے بھی پڑھ لیتا ہوں۔ والسلام

ملک مولا بخش پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے ۸ آنے — ملنے کا پتہ دواخانہ نور الدین قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۴ جنوری:- آج گورنر پنجاب نے سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں راشٹریہ سیوک سنگھ اور مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو اور ان کی ماتحت شاخوں کو انڈین کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت پنجاب بھر میں خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اس گزٹ کی اشاعت کے ساتھ ہی پولیس کی بھاری تعداد نے مسلح ہو کر مسلم لیگ نیشنل گارڈز اور سیوک سنگھ کی صدر دفتر اور ملحقہ برانچوں پر چھاپے مارے۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے دفاتر میں چھاپے مارنے کے سلسلے میں پولیس کو کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئی۔ لیکن مسلم نیشنل گارڈ کے صدر دفتر کی خانہ تلاشی کے سلسلے میں مزاحمت کی گئی۔ اور مسلم لیگ پنجاب کے سرکردہ لیڈروں کو مزاحمت کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدگان میں ملک فیروز خان نون۔ نواب ممدوٹ میاں ممتاز دولتانہ میاں افتخار الدین۔ بیگم شاہنواز اور آل انڈیا نیشنل گارڈ کے سالار قریشی وزیر شامل ہیں۔ ان لیڈروں کی گرفتاری پر شہر میں متعدد مظاہرے کئے گئے جنہیں منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کی اور متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

لاہور ۲۶ جنوری:- پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس آج اسمبلی چیمبر کے اندر بند کمرے میں ہوا۔ اور اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔ فیصلہ کیا گیا کہ مسلم نیشنل گارڈ پر جو پابندی حکومت نے عائد کی ہے اس کی پنجاب بھر میں خلاف ورزی کی جائے اجلاس کے بعد اسمبلی کے سات مسلم لیگی ممبروں نے جلوس نکالا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ شام کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلسہ کیا گیا جس میں چار ارکان اسمبلی نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ پولیس نے اشک آور گیس اور لاٹھی چارج کے ذریعہ ہجوم کو منتشر کیا۔ اور متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ آج شہر میں مختلف مقامات پر مظاہرے ہوئے اور گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ چار سو مسلم خواتین نے بھی جلوس نکالا۔ پولیس نے اشک آور گیس سے اسے منتشر کرنے کی کوشش کی۔ اور چار خواتین کو گرفتار کر لیا آج شام لاہور میں احتیاطی طور پر برطانوی فوج بلا لی گئی ہے کل ایک سو چار گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ جن میں ۵ مسلم لیگی ایم۔ ایل۔ اے بھی شامل ہیں۔ گرفتار شدگان میں سے قابل ذکر نام یہ ہیں۔ (۱) شیخ صادق حسن نائب صدر پنجاب مسلم لیگ (۲) میجر عاشق حسین سابق وزیر پنجاب (۳) شیخ کرامت علی (۴) میاں الہ یار خان دولتانہ (۵) میاں بشیر احمد ایڈیٹر ہمایوں۔ (۶) مس ممتاز شاہنواز دختر بیگم شاہنواز

کل جن سات مسلم لیگی لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں سنٹرل جیل میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ پولیس نے دس روز کا ریمانڈ حاصل کر لیا ہے

کراچی ۲۶ جنوری حکومت سندھ نے صوبہ میں رشوت ستانی کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ راشننگ اور پولیس کے محکمہ میں خاص طور پر رشوت ستانی کا دور دورہ ہے۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری:- دہلی میں کارپوریشن قائم کرنے کے لئے ایک سوالنامہ تیار کیا گیا ہے جسے مقامی میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں بھیجدیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری:- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سر محمد صالح اکبر حیدری کے سی۔ آئی۔ ای کو آسام کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ موجودہ گورنر کے عہدہ کی میعاد ۳ مئی ۱۹۴۷ء کو ختم ہو جائے گی۔

لاہور ۲۵ جنوری:- سر خضر حیات خان ٹوانہ وزیراعظم پنجاب آج شام دہلی سے لاہور واپس پہنچ گئے۔ آتے ہی آپ گورنمنٹ ہاؤس چلے گئے۔ جہاں نئی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی جس میں گورنر پنجاب۔ وزیر مالیات۔ ہوم سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس نے شرکت کی

لاہور ۲۶ جنوری:- گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب کے تمام راشن والے شہروں میں آئندہ چاول اور دھان کا بھی راشن ہو گا۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری آج آئین ساز اسمبلی کے اجلاس میں ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر اسمبلی نے اعلان کیا کہ ڈاکٹر ایچ سی مکرجی (ہندوستانی عیسائی) اسمبلی کا وائس صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ اسمبلی کا موجودہ سیشن ختم ہو گیا۔ امید ہے کہ اب اسمبلی کا سیشن ۱۵ اکتوبر میں منعقد ہو گا۔

لاہور ۲۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے گجرات۔ سیالکوٹ۔ وزیر آباد۔ اور گوجرانوالہ میں مسلم لیگ کے دفاتر پر چھاپے مارے اور سرکردہ مسلم لیگی کارکنوں کے مکانوں کی تلاشی لی جہلم میں پولیس نے سولہ اشخاص کو پبلک سیفٹی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۲۴ جنوری مولانا آزاد نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس نے تسلیم کر لیا ہے کہ گروپوں میں معمولی اکثریت سے ہی فیصلے کئے جائیں۔ لیکن چونکہ ہو سکتا ہے کہ گروپوں میں ایسی کارروائی کی جائے جس سے کسی صوبہ کے لئے بعد میں ان سے علیحدہ ہو جانے میں رکاوٹ پیدا ہو اس لئے کانگرس نے اجازت دیدی ہے کہ ایسی صورت میں ہر صوبے کو گروپ سے نکل جانے کا حق حاصل ہے یہ حق خود وزارتی سکیم میں بھی تسلیم کیا گیا ہے

لاہور میں مزید گرفتاریاں

لاہور ۲۶ جنوری:- آج شہر میں مسلم لیگ کی طرف سے سول نافرمانی کی مہم کے سلسلے میں مختلف جلوس نکلے۔ آٹھ خواتین نے بھی مظاہرہ کیا جس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ سترہ اشخاص کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت تک گرفتار شدگان کی تعداد ۱۴۱ ہے۔ آج کے گرفتار شدگان میں پنجاب مسلم لیگ کی ایکشن کمیٹی کی رکن فاطمہ بیگم صاحبہ اور لاہور کارپوریشن کے پانچ ممبر شامل ہیں

گورنر پنجاب نے آج پھر موجودہ صورت حالات کے متعلق سر خضر حیات خاں وزیراعظم سے طویل مذاکرہ کیا۔

جالندھر ۲۶ جنوری مسلم لیگ کی تازہ مہم کے سلسلے میں ۱۲ مسلمان نوجوانوں نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی جس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

قادیان میں ایجوکیشنل کانفرنس کا انعقاد

مولانا آزاد ممبر تعلیم حکومت ہند کی شمولیت کی توقع

پنجاب کے منظور شدہ ہائی سکولوں کی ایسوسی ایشن کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسوسی ایشن ہذا کا دوسرا سالانہ صوبائی اجلاس قادیان میں منعقد ہو۔ چنانچہ حسب فیصلہ یہ اجلاس ۲۸ فروری تا ۲ مارچ ۱۹۴۷ء قادیان میں منعقد ہو گا۔ جس اجلاس میں پنجاب کے منظور شدہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز اور مینیجرز شامل ہوں گے۔ ان کے علاوہ تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والے مقتدر اور با اثر اصحاب کی شمولیت بھی متوقع ہے۔ اس وقت تک مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب۔ ڈاکٹر سر شانتی سروپ صاحب بھٹناگر۔ ڈاکٹر سید محمود صاحب ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب اور مسٹر سید بن حسن ماہر تعلیم کو شمولیت کی دعوت دی جا چکی ہے۔ سید محمود اللہ شاہ وائس پریذیڈنٹ صوبائی ایسوسی ایشن و صدر استقبالیہ کمیٹی قادیان

قربانیوں کے نتیجہ میں ہی جنت ملے گی

"اگر کوئی شخص دین کی خدمت سے غافل رہتا ہے اور قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے باوجود کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں مرنے کے بعد اسے جنت ملے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے انعام اس پر ہوں گے۔ تو وہ کس منہ سے ایمان کا دعویٰ کر سکتا ہے"

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے سپاہیو! خدا تعالیٰ کا نمائندہ پر زور آواز سے پکار رہا ہے کہ اے احمدیو! آؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں کو قربان کر دو تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ فروری قریب تر ہے۔ کیا اس سال کا وعدہ مرکز میں پہنچ گیا! اور آپ کو اس کی رسید مل گئی۔ ورنہ ابھی اپنا وعدہ اپنے سیکرٹری کے ذریعہ یا براہ راست بھیج دیں۔ تا آپ شمولیت سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور بعد میں آپ کو ندامت اور افسوس نہ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان